نام: طوبیٰ نعیم بیچ #65

سوال نمبر ۱:-

اسلام کا معنی کیا ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام کا معنی کیا ہے؟

لغوی معنی

لغت کی رو سے اسلام کے معنی فرماں برداری کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب گفتگو دین کی زبان میں ہو رہی ہو تو اُس وقت اس کے معنی اُس فرمانبرداری کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔ اسلام کا لغوی معنی "سَلَم" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب امن رکھنا، اطاعت کرنا اور سپرد کرنا ہے۔

اصطلاحی معنی

اصطلاح میں اُس کے مختلف معنی اخذ کیے جاتے ہیں جیساکہ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن و سلامتی میں داخل ہونا یا اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے مطابق ڈالنا یا اپنی مرضی سے اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے امن میں داخل ہونا۔

قرآن پاک میں اسلام کا معنی

قرآن پاک میں مختلف جگہ پہ اسلام کے مختلف معنی بیان کیے گئے ہیں۔ جیسا

کہ سورت آل عمران میں اسلام کو بطور دین بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام ہ

ایک اور جگہ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا" (آل عمران: 85)

حدیث نبویؐ میں اسلام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن آپؐ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ "اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللّٰہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ ہے"۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"افضل ترین ہے وہ مسلمان جسکے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں"۔

مختلف علماء کی روشنی میں اسلام

مختلف علماء کی روشنی

میں اسلام یوں ہے:

(۱) ڈاکٹر حمید اللہ

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق "اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو رسولؐ پر نازل ہوا۔"

(۲) امام غزالیؒ

امام غزالیؒ کے مطابق "اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اسلام سے مراد حقوق اللہ اور حقوق العباد ہے۔"

(۳) مولانا صدر الدین

مولانا صدر الدین کے مطابق "اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اسلامی عقائد اور عبادات۔"

(۴) سید امیر علی

سید امیر علی نے اسلام کے تصور کو اخلاقی اصولوں کا جوہر کہا ہے جو اسلام میں شامل اور مجسم ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا لینے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کو پیدا کیا، اپنی نعمت سے پروان چڑھایا اور اس کیلئے ایک سیدھا راستہ اختیار کر کے اس پر چلنے کی ہدایت دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور وہ عملاً نیک اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔" (لقمان: 22)

اسلام ایک مکمل دین جس میں گزرے ہوئے لوگوں، موجودہ لوگوں اور آنے والے لوگوں کیلئے مکمل راہنمائی موجود ہے اس میں ہر طرح کے انسان کیلئے ہر طرح کے مسئلے کا حل موجود ہے۔ باقی تمام مذاہب یا تو ایک خطے کیلئے مخصوص تھے یا پھر اگر آج ہیں بھی تو اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں۔ لوگ اس میں تبدیلیاں کر چکے ہیں۔ چونکہ اسلام کی حفاظت کا ذمہ خدا کی ذات نے خود لیا ہے تو اس میں کسی قسم کے شے کی گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 9)

اسلام کی نمایاں خصوصیات درجہ ذیل ہیں:

(1) معرفت توحید کا حامل دین

ہمیں دین کی ساری تعلیمات اللہ کی طرف سے ملی ہیں۔ ہم رسولوں پر، ملائکہ پر الہامی کتب پر اور آخرت پر ایمان بھی صرف اللہ کی وجہ

سے لاتے ہیں تو توحید دین اسلام میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ ہم عبادت بھی صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کرتے ہیں جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ: ۱)

حقیقت یہ ہے کہ ہر مذہب کی اہم ترین خصوصیت اور سچائی کی دلیل صرف معرفت الہی اور مسئلہ توحید ہے۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا ہے ہم اپنی ہر بھلائی، ہر دعا صرف ایک ذات سے مانگتے ہیں ہم یقین بھی صرف اللہ پر رکھتے ہیں۔ دوسرے مذاہب میں خدا کسی کو مانا جاتا ہے اور ماز گا کسی اور سے جاتا ہے لیکن اسلام وہ واحد دین ہے جس میں مرکز ایک ذات ہی ہے سورت الفاتحہ میں ارشاد ہے:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

قرآن میں سورت اخلاص موجود ہے جس کو سورت توحید بھی کہا جاتا ہے اس میں اللہ کی یکتائی کو بیان کیا گیا ہے

قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝
لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن
لہ کفوا احد ۝ (سورت اخلاص)

بقول شاعر:

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے تجھے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب "سیرت النبیؐ" میں لکھتے ہیں کہ "توحید اسلام کا پہلا سبق ہے"۔
آپؐ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا:
"اسلام ایک قلعے کی مانند ہے اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے"۔

یعنی توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر اسلام نامکمل ہے۔

(۲) رسالت پر مبنی دین

اسلام کی دوسری خصوصیت رسالت ہے۔ جس طرح کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ توحید اور دوسرا حصہ رسالت پر ہے بالکل اسی طرح اسلام کی پہلی نمایا خصوصیت توحید اور دوسری رسالت ہے۔ یہ دونوں لازم و ملزم ہیں۔ توحید اور رسالت کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔
جیسے شاعر کہتا ہے:

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اس میں اگر ہو خامی تو دین نامکمل ہے

اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:
"محمدؐ میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں آنے والے ہیں" (سورۃ الاحزاب: ۴۰)

یوں تو ہر نبی اپنے اپنے زمانے کے مطابق وہی احکام لاتے رہے
لیکن آپ کے بعد نہ تو کوئی نبی آیا اور نہ ہی آپ کی تعلیمات
کے بعد کوئی اور تعلیمات آئیں۔ پہلے نبیوں کی تعلیمات تب
کے لوگوں کیلئے تھیں لیکن آپ کی تعلیمات ہر زمانے کے انسانوں
کیلئے مشعل راہ ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے

قل یا یھا الناس انی رسول اللہ
الیکم جمیعاہ (الاعراف: 158)

نبوت کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا
"بیشک مجھے معلم بنا کر بھیجا
گیا ہے"۔

چونکہ رسالت اسلام کی نمائندہ خصوصیت ہے تو اس میں
شامل تعلیمات بھی اللہ کی طرف سے ہیں۔ آپ نے جو بھی
کیا، جو بھی کہا، جس چیز کو کرنے کا حکم دیا، جس چیز سے منع
فرمایا وہ سب اللہ کی طرف سے حکم ہے۔ سورت النجم میں
میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ
کہتا ہے، یہ تو وحی ہے جو اس
پر آتی ہے"۔

(۳) مکمّل ضابطہ حیات

"اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات
ہے" یہ جملہ ہم بہت جگہ پڑھتے ہیں اور سنتے بھی ہیں۔ ضابطہ

حیات کا مطلب ہے کہ اسلام میں زندگی کے متعلق تمام امور کا تذکرہ بھی موجود ہے اور ان امور کو سرانجام کیسے دینا چاہیے اس کا تذکرہ بھی موجود ہے اور یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور یقین ہے کہ واقعتاً اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے، انسانی زندگی کے ساتھ تعلق رکھنے والی کوئی چیز ہو اور اس کا تذکرہ اسلام میں نہ ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک مکمل جامع حیات کا ذریعہ بنا کر آپ پر اتارا تاکہ ایک عملی نمونہ ہم سب کے سامنے ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ ۳)

اسلام مکمل دین ہے جس میں پیدائش سے لے کر مرنے تک کے ہر مسئلے پر مکمل راہنمائی موجود ہے۔ یہاں تک مرنے کے بعد آخرت کا بھی ہر مسئلہ اسلام ہمیں بتاتا ہے۔ تعلیم کا مسئلہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ

"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت
پر فرض ہے"

بچوں کی پیدائش، بچوں کی پرورش، ذریعہ معاش، حقوق العباد جس میں والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، ہمسائیوں کے حقوق اساتذہ کے حقوق نیز ہر رشتے کے بارے میں مکمل راہنمائی موجود ہے۔ یہ مکمل ضابطہ حیات بتاتا ہے یہ سماجی نظام، سیاسی نظام، معاشی نظام، نظام انصاف اور بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ اگلی اور پچھلی تمام نسلوں کیلئے ہے۔

(۴) انسانیت کو فروغ دینے والا دین

اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے۔ یہ انسانوں کو بلند و بالا مرتبے پر فائز کرتا ہے۔ اسلام میں ہی انسانوں کو "اشرف المخلوقات" کہا گیا ہے
اسلام نے چودہ سو سال پہلے صدقہ کرنے کا پیغام دیا
سورۃ البقرہ میں صدقے کے بارے میں ارشاد ہے:

"جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہیں اور خدا جس کو چاہتا ہے زیادہ عطا کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔" (البقرہ: 261)

مصر کے پروفیسر "ڈاکٹر واسع اللہ" اپنی کتاب **اسلام کی نمایاں خوبی** میں لکھتے ہیں کہ "اسلام کی سب سے نمایاں خوبی صدقہ جاریہ کے کام کرنا ہے۔"
سورت مائدہ میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے ایک انسان کو قتل کیا اُس نے ساری انسانیت کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک انسان کو بچایا اُس نے ساری انسانیت کو بچا لیا۔ اسلام ناحق قتل سے روکتا ہے
اسلام انسانی حقوق کا پرچار کرتا ہے جس کی مثال ہمیں خطبہ حجۃ الوداع میں ملتی ہے۔ حضورؐ نے خطبے میں فرمایا کہ:

"پس کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر کو فضیلت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

اسلام کی مہربانی اور انسانیت صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ اسلام جانوروں کے حقوق پر بھی درس دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "ایک زانیہ عورت نے سخت گرمی کے دن ایک کتے کو دیکھا جو ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے اپنی زبان نکالے ہوئے تھا تو اس نے اپنے چمڑے کے خف سے کنویں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ اسلام ماحولیاتی تحفظ کا بھی سبق دیتا ہے آپ نے فرمایا:

"سرسبز درخت لگانا ایک بہترین صدقہ ہے"

ایک اور جگہ فرمایا:

"اگر آپ جنگ میں بھی ہوں تو درخت نہ کاٹیں"۔

ایک دوسری جگہ آپ نے کہا کہ:

"پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے، خواہ دریا کے کنارے ہی کیوں نہ ہو"۔

(۵) مکمل کتاب کا حامل دین

اسلام ایک مکمل کتاب کا حامل دین ہے۔ وہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں۔ وہ کتاب جس کے حروف و تعلیمات کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ 2:)

مکمل کتاب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کامل ہے اس میں ہر نسل، ہر جغرافیہ اور ہر علاقے کے انسانوں کیلئے مکمل راہنمائی موجود ہے۔ پچھلی آنے والی کتابوں میں لوگوں نے بہت ساری تبدیلیاں

کر دیں ہیں لیکن قرآن کسی بھی تبدیلی سے پاک ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ہم خود اُتارا ہے یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں"

یہ کتاب ہر زمانے کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ یہ صرف مکمل ضابطہ حیات ہے یہ نہ صرف ہدایت کا ذریعہ ہے بلکہ شفاء کا بھی ذریعہ ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے: "لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفاء ہے اور جو اسے قبول کر لیں، اُن کیلئے رہنمائی اور رحمت ہے"۔ یہ کتاب اپنے پیروکاروں کو کامیابی و کامرانی سے نوازتی ہے۔ یہ شادی، طلاق، عدت، خلع، پردہ، بچے کی پیدائش، اس کا فوت ہونا، اُسکی آخرت نیز زندگی کے ہر مرحلے کی راہنمائی کرتی ہے۔

(۶) اخلاقِ حسنہ کا جامع دین

اسلام کی خصوصیات میں سے اخلاقِ حسنہ کی تعلیم بھی ہے۔ نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے:

"میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کیلئے نبی بنایا گیا ہوں"۔

اسلام نے بتایا ہے کہ برے اخلاق چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں جہل، ظلم، شہوت اور غضب۔ جہل کی تاثیر یہ ہے کہ اچھی شے کو بری اور بری شے کو اچھی شکل میں نمایاں کرتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان جیسے قرآن مجید میں نقل کیا گیا:

"اگر میں عورتوں کی باتوں میں پھنس گیا تو جاہل ہو جاؤں گا"۔

شہوت کی تاثیر یہ ہے کہ کسی شے کو اُس کے غیر محل میں رکھا جائے
شہوت کی تاثیر یہ ہے کہ حرص، بخل اور تنگ دلی کو ترقی ہوتی ہے
اور پارسائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل: 32)

اسلام نے بتایا کہ اچھے اخلاق بھی صبر، عفت، شجاعت اور عدل سے پیدا ہوتے ہیں۔ صبر کے نتائج میں سے برداشت، غصہ پی جانا اور گھبراہٹ کا نہ ہونا ہے۔ صبر کا ذکر قرآن میں نوّے مقامات پر ہے:

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ "نصف ایمان کا نام صبر ہے اور نصف ایمان کا نام شکر ہے۔
عفت سے حیا پیدا ہوتی ہے اور حیا کا اثر ہر خلق پر اچھا ہوتا ہے۔ عفت سے جھوٹ، بخل اور بدکاری کا ستیاناس ہے۔ عدل یہ بتاتا ہے کہ دو راستوں بخل اور اسراف میں سے ایک کو چننا ہے۔

(۷) اشاعت علم کا حامل دین

اسلام علم کو ایک روشن چراغ قرار دیتا ہے۔ جو اس کی نشانیوں اور اس کے پیغام کی صداقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس لیے یہ جہالت کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام علم کے تقدس کو ظاہری تقدس سے زیادہ اہم سمجھتا ہے۔ ابتداء اسلام کے دنوں میں علم کی دولت کہیں بھی موجود نہیں تھی عرب تو پڑھنے لکھنے سے عاری تھے۔ پادری بھی صرف بائبل کے حروف جانتے تھے۔ یہی حال چین اور ایران کا تھا۔ یورپ جہالت کدہ تھا۔ اسلام ہی نے علم کو اپنی سرپرستی میں لیا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے: "اللہ درجات بلند فرماتا ہے اُن کے جو تم میں سے ایمان والے ہیں اور اُن جن کو علم ملا ہے"۔

(۸) اخوت بھری دین

اسلام کا ایک نمایاں پہلو اخوت ہے۔ نبیؐ کے فیضانِ محبت، صحبت سے اسلام میں داخل ہونے والوں میں جو اخوت قائم ہوئی، وہ ایسی برتر و اعلیٰ ہے جسکی نظیر تاریخ عالم میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔

بقول اقبال:

اخوت اس کو کہتے چبھے کانٹا جو کابل میں
ہندوستاں کا ہر پیر و جوان بے تاب ہو جائے

اخوت کی سب سے بڑی مثال ریاست مدینہ کے تعمیر ہونے کے بعد مہاجروں کا مدینہ آنا اور انصاریوں کا اُن کو کھلے دل سے خوش آمدید کہنا والے واقعہ سے ملتی ہے۔ جب ہر انصاری نے ہر مہاجر کو اپنا گھر بانٹا، اپنی خوراک میں حصہ دار بنایا اور یہاں تک کہ کچھ انصاریوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری آدھی دولت، کاروبار اور جائیداد کے مالک مہاجر ہیں۔

(۹) عملی دین

اسلام ایک عملی دین ہے جو بیک وقت مادی اور روحانی دونوں طرح کی کامیابیوں کا ضامن ہے بعض لوگوں نے دیکھا کہ اسلام نے توکل کی تعلیم تو یہ سمجھ لیا کہ اسلام عمل کے منافی ہے۔ اس عمل میں وہ بھی مبتلا ہوئے جو دور دور سے اسلام کو دیکھنے والے ہیں اور وہ بھی اس غلطی

کا شکار ہوئے جو اسلام کے اندر ہیں۔ اس غلطی کا اولین سبب یہ ہوا کہ "توکل" کے معنی بھی نہیں سمجھے گئے۔ جبکہ سورۃ النجم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ (النجم 39، 40)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو ایمان کے ساتھ اچھے اعمال کرتا ہے اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی، ہم اس کی کوشش لکھ رہے ہیں"۔ (الانبیاء: ۹۴)

ان آیات سے واضح ہے کہ اسلام نے اقوام عالم کو علم اور عمل دونوں کی طرف نہ صرف متوجہ کیا بلکہ عملاً ایسا کر کے بھی دکھایا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اللہ کے احکامات کو ہم تک پہنچایا بلکہ اس کی عملی شکل بھی دکھائی۔ ان احکام کو کر کے بھی دکھایا تاکہ لوگوں کو دین کی عملی حالت سے بھی روشناس کروایا جائے۔ قرآن میں نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا حکم ہے لیکن نماز کیسے پڑھیں اور وضو کیسے کرنا۔ یہ ہمیں آپ ﷺ نے بتایا۔

(۱۰) تعصب سے پاک دین

اسلام میں قومیت اور برادری کوئی چیز نہیں تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ایک انسان اور دوسرے انسان کے درمیان فضیلت اور برتری کی بنیاد اگر کوئی ہے یا ہو سکتی ہے تو صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بن سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔"

اس مختصر سی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین اہم اصولی حقیقتیں بیان فرمائی ہیں:

1) ایک یہ کہ تم سب کی اصل ایک ہے، ایک ہی مرد (حضرت آدم علیہ السلام) اور ایک ہی عورت (حضرت اماں حوا) سے تمہاری نوع وجود میں آئی۔ آج جتنی بھی نسلیں دنیا میں موجود ہیں وہ درحقیقت ایک ابتدائی نسلی شاخ ہیں۔ تمہارا خالق ایک ہے اور تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو۔

2) دوسری یہ کہ اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہونے کے باوجود تمہارا قوموں اور قبیلوں میں تقسیم ہو جانا ایک فطری عمل تھا لیکن تقسیم کی بنیاد ہرگز **اونچ نیچ، شریف و کمین، برتر و کمتر** نہیں تھیں۔

3) تیسری یہ کہ اگر کسی کو دوسرے پر فضیلت و برتری ہو سکتی تو وہ صرف تقویٰ و طہارت کی بنیاد پر ہو سکتی ہے جس میں پرہیزگاری ہو وہ قابل قدر ہے چاہے وہ کسی بھی قبیلے، ذات یا رنگ کا ہو۔

بقول علامہ اقبالؒ

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز

(۱۱) عالمگیر دین

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ عالمگیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ پورے عالم کیلئے ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں ہے یہ دنیا کے ہر انسان کیلئے ہیں مغرب میں چاہے کوئی مسلمان نہیں موجود لیکن وہاں کے لوگ ہماری کتاب قرآن مجید کو نسخہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں کیونکہ اسلام زندگی کے ہر حوالے میں راہنمائی کرتا ہے۔ یہ صرف ایک گروہ کیلئے نہیں ہے، یہ صرف ایک دور کیلئے نہیں ہے، یہ ایک محدود جغرافیہ کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ گزرے ہوئے انسانوں، گزرے ہوئے علاقوں، موجودہ انسانی گروہوں، موجودہ جغرافیہ کے لوگوں، آنے والی نسلوں اور آنے والے علاقوں سب کیلئے اُتارا گیا ہے۔ اس طرح اسلام کی مرکزی خوبی رسالت بھی عالمگیر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (الاعراف:158)

یہ دین کسی ایک نسل یا زمانہ کے ساتھ خاص نہیں، یہ ایک مطلق انسانی حقیقت ہے، جو ہر زماں و مکاں کیلئے سازگار ہے۔ رنگ، نسل اور قبیلے کی اہمیت نہیں ہے اسلام میں۔

(۱۲) سماجی انصاف کا حامل دین

اسلام میں عدل و انصاف پر بہت زور دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ اللہ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے" (النساء)

عدل کے معنی حق دار کو اس کا پورا حق ادا کر دینا ہے۔ اسلام میں عدل و انصاف پر بہت زور دیا گیا ہے چونکہ یہ وہ وصف ہے جسے اپنانے والی اقوام سربلندی و سرفرازی سے ہمکنار ہوتی ہے اور جن معاشروں میں اس گوہر گراں مایہ سے محرومی پائی جاتی ہے وہ رُو بہ زوال ہو کر تباہی و بربادی سے دوچار ہو جاتی ہیں۔

مالک کائنات نے اہل ایمان کو تاکید فرمایا کہ جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔

جرم کوئی بھی کرے اسے اس کی سزا مل کر ہی رہنی چاہیے آپ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

"اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی بات نے ہلاک کیا کہ ان میں سے جب کوئی بااثر فرد چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کم حیثیت والا چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کرتے۔"

(۱۳) محبت تقسیم کرنے والا دین

اسلام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے۔ اگر دیکھیں تو اسلام محبت الٰہی کی تعلیم کن الفاظ میں دیتا ہے: وہ **رَبُّ الْعٰلَمِیْن** ہے وہ ہر چیز جو نشو و نما قبول کر سکتی ہے، اسے وجود بخشنے والا اور اس کی ہستی کو قائم کرنے والا وہ رحمٰن ہے۔ یعنی کمال رحمت والا۔ وہ رحیم ہے۔ وہ تو اللہ ہے، وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ ایک ماں اپنے بچے سے دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہے لیکن اللہ اپنے انسانوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے ایک عورت نے نبیؐ سے پوچھا تھا:
اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا۔
ترجمہ: "کیا اللہ کا پیار اپنے بندوں کے ساتھ اُس پیار سے
زیادہ نہیں جو ماں کو اپنے بچے سے ہوتا ہے"
آپؐ نے فرمایا "یہ بات بالکل درست ہے"

بقول مولانا حالی:
کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

(۱۴) شرک کی نفی پر مبنی دین

اسلام اللہ کے ساتھ شرک کی تمام صورتوں کو مسترد کرتا ہے اسلام شرک کو عقل کی توہین اور انسانیت کا زوال قرار دیتا ہے (دلیل علم) کیونکہ اسلام کی نگاہ میں فطرت کے مختلف عناصر کے درمیان ایک آزاد آقا کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ نہ کائنات کا غلام ہے، نہ وجود کا خادم بلکہ وہ مستقل دورس اختیار کا مالک ہے ساتھ ہی وہ نظام کائنات کا ایک حصہ بھی ہے۔ شرک کے حوالے سے ارشاد الٰہی ہے:
"بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے"

سورت النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
"بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف کر دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا (النساء 48:4)

(۱۸) مساوات کا حامل دین

اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مساوات کا دین ہے۔ مساوات کے معنی یہ نہیں کہ ایک جاہل بمقابلہ عالم کے اور ایک غدار بمقابلہ ایک وفادار کے یکساں حقیقت رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور حقوق اخلاق کو تباہ کردیتا ہے۔ ہاں مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو شرعاً و قانوناً وہ تمام حقوق حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی دین کے اندر حاصل شدہ ہوں

ثبوت مساوات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سفر شام کا قصہ مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ وقفہ وقفہ سے سوار ہوتے تھے کیونکہ پچھلی نشست پر ان کا سامان سفر تھا۔ جس وقت آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخلہ کا وقت تھا اور تمام فوج سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کیلئے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ بھی خلیفہ کا پروٹوکول دیکھنے کو جمع ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک غیر مسلم تماشائی بھی تھا اس نے ایک مسلمان غازی سے پوچھا "کیا آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اس اونٹ پر سوار ہے؟" غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا "نہیں! وہ نہیں۔ ہمارا خلیفہ تو وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پیدل آرہا ہے، سوار تو ان کا غلام ہے۔" انسانی تاریخ میں یہ مساوات کی سب سے بڑی مثال ہے۔

بقول اقبال:

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

حاصلِ کلام

مندرجہ بالا نمایاں پہلوؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سوا انسانیت کے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ اسلام کی خصوصیات کو اختیار کر کے دنیا حقیقی طور پر امن اور سلامتی کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری الہامی دین ہے، جو علاقائی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ مسلمان بیک وقت موسوی، عیسوی اور محمدی ہو سکتا ہے کیونکہ یہی اسلام کی رُوح عالمگیریت ہے۔ یاد رہے اسلام مذہب نہیں بلکہ دین ہے۔ مذاہب کے پاس یقیناً جملہ سوالات کے جوابات نہیں، ہاں اسلام کے پاس جملہ سوالات تشفی بخش جوابات ہیں۔ وہ جوابات درج بالا نمایاں پہلوؤں میں بڑی حد تک واضح ہیں۔